رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

ظلمتیں کافور ہو جائیں گی اک دن دیکھنا — عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا — میں بھی اک نورانی چہرے کے پرستاروں میں ہوں

ہفتہ میں دو بار شائع ہوتا ہے

الفضل

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دے گا (مسیح موعود علیہ السلام)

بنام ایڈیٹر مضامین

اور

باقی تمام خط و کتابت بنام مینیجر الفضل قادیان ضلع گورداسپور کے پتہ پر ہو

چندہ مقامی خریداروں سے ساڑھے چار روپے

چندہ غیر ممالک سے سات روپے

آخری زمانہ میں ایک رسول کا مبعوث ہونا ظاہر ہوتا ہے اور وہی مسیح موعود ہے (حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۵)

جلد ۳ | ۱۷ نومبر ۱۹۱۵ء | چہارشنبہ | مطابق ۹ محرم ۱۳۳۴ھ | نمبر ۶۲

مدینۃ المسیح علیہ السلام

امام اولوالعزم حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی طبیعت بفضل خدا دو تین روز سے اچھی ہے۔ فالحمد للہ ✤

منارۃ المسیح کی دوسری منزل کی تعمیر شروع ہے ✤

ترجمۃ القرآن کا کام برابر سرگرمی سے ہو رہا ہے۔ شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پارۂ اول کی عربی لدھیانہ سے لکھا کر لے آئے ✤

عزیز عبدالحی مرحوم کی تعزیت کو امرتسر و لاہور سے کئی احباب تشریف لائے۔ جنمیں سے بعض کے اسمائے گرامی یہ ہیں:- میاں چراغ الدین صاحب پنشنر۔ میاں محمد ابراہیم صاحب میاں محمد شریف صاحب وکیل۔ بابو عبدالحمید صاحب اڈیٹر لاہور سے ڈاکٹر کرم الٰہی صاحب امرتسر سے ✤

غیر مبائعین میں سے بھی دو نو ڈاکٹر صاحبان شیخ رحمت اللہ ...

اخبار احمدیہ

گوجرانوالہ سے برادر جمال الدین صاحب لکھتے ہیں کہ مجھے منذر خواب بہت آتے ہیں۔ مساکین دارالامان کے لئے تین روپے صدقہ بھیجکر احباب سے دعا کے لئے ملتجی ہیں ✤

ہاہلپور (ہوشیارپور) میں برادر علی بخش کے ہاں اللہ تعالیٰ نے فرزند عطا فرمایا ہے۔ حضرت اقدس نے اس کا نام عطاء اللہ رکھا۔ خدا عمر اور نیک توفیق دے ✤

موتگ (ضلع گجرات) میں برادر حیدر شاہ صاحب اپنی بعض مشکلات سے سخت پریشان ہیں ✤ برادر معراج الدین صاحب کنہ کھرک جاٹاں (روہتک) بھی کسی ابتلا میں ہیں دونو بھائیوں کے واسطے دعا کیجائے ✤

برادر محمد عبدالغنی صاحب میرٹھی فیلڈ سروس پر جاتے ہیں فی امان اللہ۔ احباب ان کے لئے دعا کریں ✤

لدھیانہ سے اخویم مکرم شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی نے خبر دی کہ دار البیعت حضرت مسیح موعودؑ کی تعمیر میں مکرمی منشی محمد شفیع صاحب اور منشی قمر الدین صاحب اپنے کاروبار کا حرج کر کے بھی بڑے اخلاص سے سعی و محنت کر رہے ہیں۔ فجزاہما اللہ مہمانخانہ اور احمدیہ لائبریری بھی اسکے ساتھ ہی تیار ہو جائیگی انشاء اللہ ✤

فیروزپور شہر سے برادر اصغر علیخان صاحب لکھتے ہیں کہ ان کے بھائی جعفر علیخان صاحب ان دنوں سخت تکلیف میں ہیں احباب انکے واسطے دعائے خیر کریں (وہ خود بھی حضرت اقدس ایدہ اللہ کی خدمت میں دعا کے لئے لکھتے رہیں ایڈیٹر) ✤

کاملپور (اٹک) میں محمد عمر صاحب کے والد حکیم محمد بخش صاحب اور چھوٹے بھائی محمد ناصر صاحب بیمار ہیں دعا کی جائے ✤

(باہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر مطبع ضیاء الاسلام قادیان میں چھپ کر شائع ہوا)

عبدالقادر صاحب احمدی سکنہ بجوالی (ضلع ہوشیارپور) کی والدہ و اہلیہ بیمار ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

سرہند (پٹیالہ) سے برادر محمد تقی صاحب دریافت کرتے ہیں کہ مجوزہ قانون رواج کے متعلق عرضداشتیں ریاستوں کے رہنے والے کس ذریعہ سے روانہ کریں؟ گزشتہ اشاعت میں نیز پہلے بھی اس کے متعلق اعلان ہو چکا ہے کہ سب اپنی اپنی درخواستیں دستخط کرا کے دفتر صدر انجمن احمدیہ میں قادیان بھیجدیں۔ یہاں سے یکجائی میموریل گورنمنٹ عالیہ پنجاب کی خدمت میں بھیجا جائیگا۔ ایڈیٹر

لاہور سے برادر عبداللہ صاحب بٹالوی نے حضرت کی خدمت میں لکھا کہ مجھے کتے نے کاٹا ہے جس کی نسبت لوگ کہتے ہیں کہ چنداں برا نہ تھا۔ حضور دعا فرمائیں۔ حضرت اقدس ایدہ اللہ نے جواب میں لکھوایا کہ اگر ہو سکے تو احتیاطاً کسولی چلے جائیں۔

کوٹلی مغلاں (سیالکوٹ) سے سید وزیر شاہ صاحب نے لکھا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے ہاں فرزند عطا فرمایا ہے۔ حضور نام تجویز فرما دیں۔ حضرت نے حبیب اللہ نام رکھا ہے اللہ تعالیٰ عمر دے اور خادم دین بنائے۔

کرنال سے ایک دوست نے لکھا کہ ایک غیر احمدی نے دوسری عورت کر لی ہے۔ پہلی کو گھر سے نکال دیا ہے۔ قریباً سات سال سے نہ گھر میں بساتا ہے نہ نان و نفقہ دیتا ہے۔ بلکہ یہ کہہ دیا ہے کہ تو میری نہیں جہاں تیرا جی چاہے چلی جا۔ کیا اس پر طلاق عاید ہو گئی اور وہ دوسرا نکاح کر سکتی ہے؟ حضور نے جواب میں لکھایا کہ میری رائے میں نکاح کر سکتی ہے۔

میاں نبی بخش (لاہور) کے ہاں اللہ تعالیٰ نے فرزند عطا فرمایا۔ حضرت سے نام پوچھا۔ فرمایا خدا بخش۔

راجپورہ (ہوشیارپور) میں برادر غلام نبی انصار اللہ اندنوں کچھ مشکلات میں ہیں۔ احباب دعا کریں۔

لاہور (ویٹرنری کالج) سے محمد خان صاحب لکھتے ہیں کہ بورڈنگ میں قاضی غلام حسین صاحب بھیروی کے دو تبلیغی وعظ ہو چکے ہیں۔ اور یہ سلسلہ جاری رکھنے کا ارادہ ہے۔ جزاہ اللہ۔ اللہ تعالیٰ اس کام میں برکت دے۔ آمین۔

بریسال سے اخویم مکرم حکیم خلیل احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ ۴ر نومبر کو وہاں پہنچکر اخویم ابوالہاشم خان صاحب (چوہدری) ایم۔ اے سے ملاقات ہوئی۔ ٹرین میں اور کلکتہ میں اللہ تعالیٰ نے تبلیغ کا موقعہ دیا فالحمدللہ اسی روز بریسال سے مداری پور روانہ ہو گئے۔ فی امان اللہ

لدھیانہ میں مسجد احمدیہ اور بیت حضرت مسیح موعودؑ کی تعمیر شروع ہو گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ بخیر و خوبی تکمیل تک پہنچائے۔

سمبڑیال (سیالکوٹ) سے برادر سراج الدین صاحب لکھتے ہیں کہ پچھلے ہفتہ ان کی لڑکی فوت ہو گئی۔ احباب جنازہ غائب پڑھیں۔

بنگہ سے برادر رحمت اللہ صاحب سیکرٹری انجمن احمدیہ باغانوالہ لکھتے ہیں کہ بنگہ مکندپور۔ انگیری وغیرہ چند دیہات کے دستخط و نشان ہائے انگشت دربارہ قانون رواج حضرت کی خدمت میں روانہ کر دیئے گئے ہیں۔

سرگودہ سے برادر محمد عبداللہ صاحب لکھتے ہیں۔ کہ عزیز عبدالرحمٰن کی صحت کے لئے درخواست دعا ادھر حضرت اقدس کی خدمت میں گئی ادھر اللہ تعالیٰ نے صحت عطا فرما دی۔ حضرت خلیفہ اول کے وقت میں بھی بارہا یہ تجربہ دیکھا گیا کہ دعا کے متعلق عریضہ ابھی رستہ ہی میں ہوتا یا ادھر دعا کے لئے ہاتھ اٹھتے ہونگے کہ شفا ہو جاتی۔ الحمدللہ کہ برکات خلافت سے مستفیض ہونے کی توفیق عطا ہوئی جس سے منکر محروم ہیں اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔

جمرود سے ایک دوست لکھتے ہیں کہ ڈاکٹر ...... صاحب کو ظہور المہدی بطور تبلیغ دیگئی۔ بعد مطالعہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کا مہدی ہونا تسلیم کر لیا فالحمدللہ مگر ابھی بیعت میں بوجوہ ذرا تامل ہے۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے۔

فیروزپور سے اخویم مکرم منشی فرزند علی صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ یہاں کی جماعت حضرت اقدس ایدہ کی صحت اور ترقیات مدارج کے لئے بفضلہٖ توفیق الٰہی بالالتزام دعائیں کرتی ہے۔ نیز آپ کے گھر میں مردوں نیز مستورات کے واسطے درس قرآن برابر باقاعدہ ہوتا ہے جس میں بفضلہ اچھی رونق ہوتی ہے ترقی سلسلہ کے واسطے دعائیں بھی کی جاتی ہیں۔ فجزاہم اللہ۔

آدم پور (جالندھر) سے برادر سندھی شاہ صاحب لکھتے ہیں کہ ۲۸ر اکتوبر کو والد صاحب فوت ہو گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ خدا مغفرت فرمائے۔ احباب جنازہ غائب پڑھیں) مخالفین سلسلہ نے گورکنوں وغیرہ کو قبر کھودنے اور جنازہ اٹھانے سے بھی بزور منع کر دیا دوسرے گاؤں سے آدمی لاکر اگلے دن میت دفن کی گئی۔ ہندوؤں نے اس کار خیر میں بڑی مدد کی اور مسلمانوں سے اس بارہ میں جھگڑتے رہے۔ نیز کہا کہ ہمیں خبر نہ ہوئی ورنہ ہم خود جنازہ اٹھاتے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے اور مسلمانوں کو ہدایت کرے۔

انبالہ سے عزیز محمد نذیر احمد خان پٹیالوی لکھتے ہیں۔ امسال امتحان انٹرنس میں شامل ہوتا ہے۔ کامیابی کے لئے دعا کی جائے۔

روڑکی (بہاولپور) میں برادر الٰہی بخش صاحب کی اہلیہ اور پھوپی صاحبہ بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کیواسطے دعا کریں۔

تلاکمبوہ۔ دیپالپور سے عزیز فضل الرحمٰن صاحب طالب علم قادیانی لکھتے ہیں کہ حضرت کی دعاؤں سے والدہ صاحبہ کو پہلے شفائے کلی حاصل ہو گئی تھی فالحمدللہ۔ مگر اب پھر درد قولنج کی شکایت پیدا ہو گئی ہے۔ خدا فضل کرے دعا کیجائے۔

راولپنڈی میں برادر احمد دین قرض اور بے روزگاری سے نجات پانے کے لئے التجائے دعا کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ فضل کرے۔ آمین۔

زیرہ (فیروزپور) سے اخویم حاجی اللہ بخش صاحب لکھتے ہیں کہ وہاں جماعت کی ترقی رکی ہوئی ہے اللہ تعالیٰ تمام موانع دور کر دے اور بعض ذاتی مشکلات دور ہونیکے واسطے بھی دعا کے خواہاں ہیں۔

ریلوے سٹیشن راولپنڈی سے خدا بخش صاحب سگنلر لکھتے ہیں کہ میرے ماموں صاحب کا لڑکا چند روز سے بیمار ہے احباب اس کے لئے دعا فرما دیں۔ نیز یہ کہ میرا بایاں پہلو کمزور ہے اور اس طرف کا کان بھی بند ہے۔ حالانکہ سگنلری میں زیادہ تر اسی سے کام پڑتا ہے۔ اس واسطے بعض دفعہ کام میں ہرج واقع ہوتا ہے۔ احباب انکے لئے دعا کریں۔

برادر محمد عبدالغنی صاحب میرٹھی تیلد مرد میں پڑھتے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۷ نومبر ۱۵ء

خُدّامِ دین؟

نمبر ۲

باقی جماعتیں کیوں خاموش ہیں؟

قرآن کریم کے انگریزی ترجمہ کی اشاعت کے متعلق جن دوستوں نے خدمت کرنے کا وعدہ کیا ہے ان میں سے چند احباب کے نام ہم اس سے پہلے شائع کر چکے ہیں ان کے بعد جن اخلاص کیش خدام کے عریضے حضرت اقدس خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی خدمت میں موصول ہوئے ہیں انکے نام ذیل میں درج کئے جاتے ہیں:۔

۱۔ برادرم میاں عبد الغنی صاحب کنجاہی حال وارد گجرات کاٹھیاواڑ۔ اندازاً ۲۵ جلد فروخت کرنے کا وعدہ کرتے ہیں گو زیادہ کے امیدوار ہیں ✣

۲۔ اخویم مکرم چوہدری ابو الہاشم صاحب ایم اے باریسال ۔ ۔ ۔ ۔ ۵۰ کاپی

۳۔ جماعت فیروز پور ۔ ۔ ۔ ۵۰ کاپی

۴۔ مکرمی بابو اختر علی صاحب چھپرہ ۵۰ ״

۵۔ برادر غلام حیدر صاحب ٹلونڈی راہوالی ۱۰ ״

۶۔ برادر میاں محمد قاسم صاحب لالہ موسیٰ ۶ ״

۷۔ برادر میاں محمد طفیل صاحب بٹالہ ۲ ״

یہ خریدار دیئے ہیں اور زیادہ کے لئے کوشاں ہیں

۸۔ بابو غلام غوث صاحب سیتا پور ۱۰۰ ״

۹۔ ڈاکٹر کرم الٰہی صاحب از طرف جماعت امرتسر حضرت خلیفۃ المسیح کے پاس زبانی وعدہ کیا ہے ۱۰۰ ״

میزان ۳۹۳

سابقہ میزان ۱۰۲۵

کل میزان ۱۴۱۸

ان کے علاوہ جن احباب کرام کے اسماء ذیل میں لکھے جاتے ہیں انھوں نے اس بہترین خدمت اسلام میں حصہ لینے کا وعدہ فرمایا ہے گو تعداد معین نہیں کی ✣

۱۔ جناب شیخ فضل احمد صاحب ۔ ۔ ۔ تیوں

۲۔ جناب خان بہادر شیخ محمد حسین صاحب بی اے جج کانپور

۳۔ جناب مولوی امام الدین صاحب ۔ ۔ گولیکی

۴۔ جناب حافظ عبد المجید صاحب ۔ ۔ ۔ منصوری

۵۔ جناب بابو محمد طفیل صاحب بٹالہ

۶۔ جناب ماسٹر عبد القادر صاحب ہوشیارپور

۷۔ جناب شیخ فضل کریم صاحب ۔ ۔ دہلی

جس رفتار سے ہمارے مکرم احباب اسوقت تک اس کام میں حصہ لینے کے لئے بڑھ رہے ہیں وہ ایک قابل شکریہ رفتار ہے اور خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے ہماری جماعت کو ایسے مخلص خدام دین دیئے ہیں جو باوجود ہر قسم کی دُنیاوی عزت اور عظمت رکھنے کے خدمت دین سے جی نہیں چُراتے بلکہ اسے اپنے لئے ذریعۂ عزت خیال کرتے ہیں لیکن پھر بھی ہماری جماعت جس کثرت سے بفضل خدا ہر طرف پھیلی ہوئی ہے اور جس طرح سینکڑوں شہروں میں اس کے قائم مقام موجود ہیں۔ اس کا خیال کرتے ہوئے جس جوش کے ساتھ ہر چہار سو سے لبیک کی آواز آنی چاہیئے تھی اسکے سُننے کے ابھی تک ہمارے کان مشتاق ہیں وہ خواہش ابھی تک پوری نہیں ہوئی ✣

دُنیا دار لوگ یا غیر مذاہب کے کارکن اگر اپنی آواز پر اسقدر لبیک کی آوازیں سُنتے۔ تو انکی خوشی کی کوئی انتہا نہ رہتی اور واقعہ میں یہ ایک عظیم الشان کامیابی ہوتی لیکن احمدی جماعت دوسری جماعتوں کیطرح نہیں اسکی مثال اسوقت کے دیگر مذاہب یا دیگر جماعتوں سے دینا اسکی ہتک کرنا ہے اسکی مشابہت اگر کسی جماعت سے دیجا سکتی ہے تو وہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی جماعت ہے اور خدا تعالیٰ نے بھی اس جماعت کو انھی سے مشابہت دی ہے۔ پس نادانی ہوگی۔ صرف اتنی سی آوازوں پر جوش ہوتا کیونکہ صحابہ کی آوازیں اس طرح آہستہ آہستہ نہیں اُٹھا کرتی تھیں بلکہ جب اُن کو پکارا جاتا تھا تو وہ ایک ہی آوازیں سب لبیک کہتے ہوئے اُٹھ کھڑے ہوتے تھے پس ہم خدا تعالیٰ کے شکر گذار ہیں کہ اُس نے ہماری جماعت کو مخلص دل دیئے ہیں لیکن ہم جماعت کو اس طرف متوجہ کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ انکی یہ رفتار صحابہؓ کی رفتار سے پورے طور پر مشابہ نہیں۔ دو ہفتہ سے زائد ہوئے کہ لاکھوں متقیوں کی جماعت کے اولو العزم امام محترم کے پاک مُنہ سے ان الفاظ میں اعلان ہُوا کہ خدمت دین کے لئے ہمیں **والنٹیروں کی ضرورت** ہے اور اب تک **صرف پچیس تیس** جماعتوں کی طرف سے جواب آیا ہے اور **بڑی بڑی جماعتیں** اب تک خاموش ہیں۔ لاہور۔ سیالکوٹ۔ گوجرانوالہ۔ گجرات۔ جہلم لدھیانہ۔ انبالہ۔ ملتان۔ حیدرآباد سندھ۔ کراچی۔ بمبئی۔ بڑودہ۔ الہ آباد۔ مونگھیر۔ بھاگلپور۔ شاہجہان آباد میانوالی۔ پٹنہ۔ بانکی پور۔ کلکتہ۔ چاٹگام۔ ڈھاکہ حیدرآباد دکن۔ مدراس۔ بنگلور۔ اجمیر۔ جے پور۔ بھوپال۔ کولمبو۔ وغیرہ وغیرہ بہت سی جماعتیں ایسی ہیں کہ اب تک انھوں نے اس طرف توجہ نہیں کی اور گو ہمیں یقین ہے کہ وہ اس کام سے بالکل غافل نہیں ہیں لیکن جو کام جلد کرنے کا ہو اس میں دیر لگانے کی کوئی وجہ نہیں ہو سکتی۔ آج لوگ تیار رہوں تو کل کام کرنے کے قابل ہونگے۔ جب کام کا وقت آگیا۔ تو بہت سے لوگ ارادہ ہی ارادہ میں رہ جائینگے اور وقت ہاتھ سے نکل جائے گا ✣

ہمارے مکرم دوستوں کو خوب یاد رکھنا چاہیئے کہ وہ **ایک زندہ جماعت** کے افراد ہیں اور زندہ جسم کے اعضاء بھی زندہ ہی ہوتے ہیں۔ پس زندگی کی روح جو خدا تعالیٰ نے آپکے اندر پیدا کی ہے اس سے فائدہ اُٹھائیں اور اپنی عمر عزیز اور اپنے قیمتی وقتوں کا ایک حصہ خدا تعالیٰ کے دین کی خدمت میں صرف کریں اور خدمتِ دین کا موقعہ خدمت **قرآن سے بڑھ کر** اور کیا ہو سکتا ہے؟ کیونکہ قرآن کریم ہی اسلام ہے خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے ایک ایسا موقعہ تبلیغ اسلام کا نکال دیا ہے کہ جو لوگ دین کا کافی علم نہیں رکھتے وہ بھی ہر قسم کے لوگوں کو اس ذریعہ سے تبلیغ کر سکتے ہیں جس شخص کی معرفت کسی غیر احمدی یا ہندو یا مسیحی کے گھر میں ترجمۂ قرآن

پہنچے گا وہ جسقدر اس سے فائدہ اُٹھائے گا۔ اس کا ثواب اس کو بھی ملے گا۔ پس اس نادر موقعہ کو سُستی سے کھونا ٹھیک نہیں۔ **ضرورت ہے** کہ سب احباب عقد ہمت باندھ کر خدمت دین کے لئے کھڑے ہو جائیں اور ہندوستان کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک تمام مذاہب کے پیرووں کو خدا تعالیٰ کی برگزیدہ جماعتوں کا نمونہ دکھا دیں کہ وہ کیسی کام کرنیوالی اور **دین کو دنیا پر مقدم** رکھنے والی ہوتی ہیں ✣

اللہ تعالیٰ تمام مخلص خدام دین کی سعی و ہمت میں برکت دے۔ تاکہ وہ جلد سے جلد دنیا کو اسلام کا نورانی چہرہ دکھلا سکیں کہ یہی اس جماعت کا اصل مقصود زندگی ہے اور یہی اس کے لئے باعث نجات۔ آمین ✣

مساجد کی بےحرمتی

پیسہ اخبار میں "ایک باغیرت مسلمان" نے چند مساجد لاہور کی سخت افسوسناک و عبرت خیز بےحرمتی کا دُکھڑا رو کر آخر میں لکھا ہے کہ کیا کانپور کی وہ مسجد جس پر اسقدر جانیں ضائع ہوئیں ان مسجدوں سے زیادہ قیمتی تھی؟ شکر ہے کہ آج مسلمانوں کو ان باتوں کی سمجھ آئی۔ مگر ہم یہ پوچھتے ہیں کہ جو مساجد بظاہر آباد ہیں انکی اصلی غرض کہاں تک پوری ہو رہی ہے؟۔ جب طریق تقوےٰ سے ہی مسلمان اکثر عاری ہیں جو الصلوٰۃ کی غایت مقصود ہے تو نری ٹکروں سے کیا ہوتا ہے؟ اصل غرض کا مفقود ہو جانا کیا مسجدوں کی ویرانی نہیں؟ ✣

اعوذ باللہ من غضب الحلیم

گلوب لنڈن کا ایک نامور۔ بارسوخ اور بڑا پرانا اخبار تھا مگر گورنمنٹ کے کاموں پر بڑی سختی سے نکتہ چینی کیا کرتا تھا۔ سرکار برطانیہ نے ہر چند درگذر سے کام لیا مگر جب وہ اپنے تلخ و ناگوار لہجہ سے باز نہ آیا تو آخر اب ہمیشہ کیلئے بند کر دیا گیا۔ اسکی ضبطی عارضی ہو یا ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بہرحال ۱۸۰۳ء سے اب تک ۱۱۲ سال جاری رہ کر معتوب ہونا کچھ کم عبرت خیز نہیں۔ شوخیوں شرارتوں سے باز نہ آنیوالے یاد رکھیں کہ آسمانی گورنمنٹ کا حلم اور اسکی پکڑ بھی ایسی ہی ہے ع دیر گیر و سخت گیر د مر ترا ✣

اس بگڑی کو تو اللہ ہی سنوارے

لکھنؤ کا انڈین ڈیلی ٹیلیگراف سخت شاکی ہے کہ مسلمان اپنی یونیورسٹی بناتے ہیں کیوں دیر لگا رہے ہیں؟ اس طرح تو ہندو بھی تعلیمی فوائد میں ان سے سبقت لے جائینگے۔ ہمعصر موصوف ناحق ایک ایسی قوم کے غم میں گھلا جاتا ہے جسکی غفلت و شامت اعمال سے ساری ہی کلیں بگڑی ہوئی ہیں۔ موجودہ اسلامی درسگاہوں سے کتنے ایک بغداد و قرطبہ کے سے مایۂ ناز اسلامی نمونے پیدا کئے جو وہ موہوم بیت العلوم کرے گا۔ جسکی بیسیوں برس سے کسی طرح بیل ہی منڈھے نہیں چڑھ چکتی۔ حالانکہ ابتدائے تجویز کے وقت دس لاکھ روپیہ کی ضرورت بتلائی جاتی تھی اور بڑے خیالی پلاؤ اور زبانی و کاغذی منصوبوں میں اب تک خدا جانے کتنے لاکھ ٹے کھاتے لگ چکے ہیں ہمیں بھی یہ دیکھنا ہے کہ یہ نام کے مسلمان جب تک سچے مسلمان نہ بنیں کس طرح فلاح پاتے ہیں۔ چاہے ایک نہیں کئی یونیورسٹیاں بنالیں۔ اوّل تو ان لچھنوں خیر سے ایک ہی بننا امر محال ہے ✣

ایک نیا علمی انکشاف

حال میں ایک اطالوی انجنیر مقیم مارسیلز نے ایک ایسی عجیب و غریب ایجاد کی ہے جس سے کشش ثقل کے سائنٹفک مسلمات بھی باطل ٹھہرتے ہیں یہ ایجاد ایک آلہ ہے جس کے ذریعہ کہا جاتا ہے کہ کسی جسم کے فضائے فلک میں معلق ایک ہی جگہ ٹھہرے رہنے کا مسئلہ حل ہو گیا ہے۔ آلہ مذکور خاص حدود کے اندر جس بلندی پر چاہو قائم رکھا جا سکتا ہے اور جس طرف چاہو چلا لو۔ بیان کیا گیا ہے کہ یہ آلہ کسی حرکت دینے والی کل کا محتاج نہیں۔ چرٹ کی شکل کا ہے طول میں (۱۰) فٹ اور عرض میں (۳۰) انچ۔ اس کا اپنا وزن ڈھائی من ہے اور سوا من کے قریب بوجھ برداشت کر سکتا ہے۔ موجد نے اسمیں بجلی کی لہروں سے عجیب طور پر کام لیا ہے مسلسل ۲۴ گھنٹے تک ہوا میں ادھر رہ سکتا ہے" اس قسم کے علمی عجائبات بھی زبان حال سے شہادت دیتے ہیں کہ یہ وہی وقت ہے جسکی قرآن کریم نے خبر دی تھی کہ زمین اپنے ...

قسطنطنیہ بیچ ڈالا

ینگ ٹرکی پارٹی کے بعض چونکا دینے والے زار حال میں طشت از بام ہوئے ہیں از انجملہ ایک یہ کہ نوجوان ترکوں نے مداخلت جنگ کے عوض اپنے دارالخلافہ قسطنطنیہ کو بلغاریہ کے ہاتھ بیچ ڈالا ہے۔ خدا جانے یہ کہاں تک درست ہے لیکن اگر واقعی بیچ ہو تو دول متحدہ تو اس ترکی پایۂ تخت کو پیچھے تسخیر کریں گی۔ مگر ایک دوسری عیسائی سلطنت ہی۔ یعنی بلغاریہ تو گویا اسے پہلے ہی لے چکی۔ اب یہ اور بات ہے کہ وہ اسی کے پاس رہے یا بعد میں دول مذکور کے ہاتھ لگے۔ تو گویا تسخیر قسطنطنیہ کی پیشگوئی تو ایک رنگ میں پوری ہو گئی جو ظہور مہدی کا ایک **نشان** ہے۔ پھر ترکوں کے "مقام خلافت" پر اور کسی کی فتح ہو یا نہ ہو پر خدا کے فضل سے **مسیح موعودؑ** کی تو فتح مبین ہو ہی گئی۔ کیونکہ جن نوجوان ترکوں کی "غداری" کا "اسلامی" اخباروں میں آج رونا رویا جا رہا ہے۔ **انکی غداری** کی خبر مسیح موعودؑ نے آج سے قریبًا ۱۸ سال قبل ہی دیدی تھی۔ چودھویں صدی .... کے بزرگ کا عبرتناک قصہ قضیہ یہی اخبار والے کیا بھول گئے ہیں؟ کاش اب بھی ضد سے باز آئیں۔ اور اس فرستادۂ برحق کی تصدیق کریں ✣

فساد پشاور کے حالات

پشاور میں پچھلے مہینے احمدی غیر احمدیوں کا جو باہم فساد ہوا اسکی مختصر کیفیت گزشتہ اشاعت کے اخبار احمدیہ میں درج کیگئی تھی اسکے بعد دریافت کرنے پر جو حالات ہمارے معزز و معتبر نامہ نگار نے ذاتی واقفیت کی بنا پر قلمبند کر کے بھیجے وہ آج کسی دوسری جگہ لکھے گئے ہیں جنسے متعصب اور جوشیلے مخالفین کی صاف طور پر زیادتی معلوم ہوتی ہے افسوس ہے کہ لوگ مسلمان کہلا کر اتنا بھی نہیں سوچتے کہ اسلام لا تفسدوا فی الارض۔ ولا تعثوا فی الارض مفسدین۔ وغیرہ فرما کر فتنہ و فساد سے بار بار بیزاری ظاہر کرتا ہے۔ اختلاف عقائد کو صلاحیت کے ساتھ ٹھنڈے دل سے تو دور کر سکتے ہیں مگر لڑائی جھگڑوں سے تو اور باہمی بغض و عداوت بڑھتی ہے ✣

تصدیق المسیح

کلجگ یا قرب قیامت؟

صادق کی ایک بڑی شناخت یہ بھی ہے کہ جو اسکو قبول کرے اُسے کوئی حقیقی نیکی اور سچائی چھوڑنی نہیں پڑتی۔ برخلاف اس کے جو کوئی کسی مفتری علی اللہ اور کذّاب کا ساتھ دیتا ہے اس کو اپنے معتقدی کی خاطر بہت سی صداقتوں سے دستکش ہونا پڑتا ہے۔ مثلاً ایک شخص دُنیا میں یہ جھوٹا دعویٰ کرکے کھڑا ہوتا ہے کہ مَیں خدا تعالیٰ کیطرف سے مامور ہوں بحالیکہ وہ ایسا نہیں۔ تو ظاہر ہے کہ جو لوگ اسپر ایمان لائینگے وہ دو حال سے خالی نہیں۔ یا تو اپنی سادگی بھولے پن اور حسن ظن کے سبب اس دجل کا شکار ہونگے یا جان بوجھ کر اسے جھوٹا مکار فریبی ٹھگ اور دوکاندار سمجھتے ہوئے بطور ریلی بھگت کے اسکی ہاں میں ہاں ملانے اور دنیا کمانے کی غرض سے بظاہر اس کے مرید و معتقد بنجائینگے گو دل میں اسے ویسا ہی سمجھتے رہیں جیساکہ وہ درحقیقت ہے۔ پس قسم اوّل کے لوگ تو زیادہ دیر تک ایسے ظالم بلکہ اظلم شخص کے ساتھ تعلق نہیں رکھ سکتے جب وہ خود فی الواقعہ سچے مومن اور متقی ہیں تو خدا تعالیٰ کی غیرت بھی گوارا نہ کریگی کہ انھیں گمراہی و ہلاکت کے گڑھے میں گرنے کے لئے کسی ضال اور مُضل کے پیچھے چلنے دے کیونکہ وہ اسبات کی ذمہ واری کرچکا ہے کہ مومنوں کا ولی ہو جاتا۔ اور انھیں تاریکیوں سے نکال کر نور کیطرف کھینچ لاتا ہے (اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ) رہے قسم دوم کے لوگ۔ وہ چونکہ دانستہ ایک فریبی و مکار کے نہ صرف شریک حال ہوتے بلکہ اسکی غلامی اختیار کرتے ہیں تو ظاہر ہے کہ اسکی مانند اور اسکے اتباع میں خود بھی طرح طرح کے دغا فریب مکر و زور اور کذب و باطل پرستی کی خطرناک حرکات کے مرتکب ہونگے اور بہت سی نیکیوں اور صداقتوں کا انھیں خون کرنا پڑے گا ✤

لیکن برخلاف ایسے مفتری و کذاب کے جب کوئی خدا کا پاک بندہ فی الحقیقت خدا کیطرف سے دنیا کی اصلاح و ہدایت کے لئے مامور و مبعوث ہوتا ہے تو چونکہ اسکی زندگی اور بعثت کی غرض ہی محض صدق و حق کا بول بالا کرنا اور دُنیا کو ترکِ باطل و قبول حق کی تعلیم دینا ہوتی ہے اسواسطے خدا تعالیٰ کی جانب سے سارے سامان اسی قسم کے مہیا ہوجاتے ہیں کہ وہ اور اُس کے پیرو بہر حال صداقت پر قائم رہ سکیں دُنیا کے جو ذلیل مقاصد اور سفلی اغراض کسی انسان کے لئے ترکِ حق کی محرک ہوسکتی ہیں انکی نہ خود اس مامور کی نظر میں کوئی وقعت و عظمت ہوتی ہے جس سے مرعوب ہوکر سچائی کے چھوڑنے پر مائل ہو۔ نہ اُسکے پیرووں میں دُنیا طلبی و باطل پرستی کا وہ خبث دخل پاتا ہے جو حق پر قائم اور مستقیم الحال رہنے میں مزاحم ہوسکے۔ ان کا قبلۂ حاجات اور مقصود بالذات محض خدائے لایزال اور اسکی رضا ہوتی ہے۔ لہذا وہ کسی فانی غرض کی خاطر اپنے مولیٰ کی نظروں سے گرنا کسی حال میں گوارا نہیں کرتے ✤

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا ایک بڑا زبردست نشان یہ بھی ہے کہ دُنیا کی کوئی بڑی سے بڑی ترغیب و ترہیب آپ کو کبھی اپنے دعاوی کے اظہار سے باز نہیں رکھ سکی۔ اسی طرح آپکی جماعت کے افراد کو بھی ہر چند کہ بڑی بڑی آزمائشوں اور سخت مشکلات کا سامنا ہوا اور آج تک ہوتا رہتا ہے لیکن جنھوں نے حق کی نعمتِ لازوال کو پالیا ہے وہ کیونکر کسی عارضی رنج و راحت کے خیال سے اسکو چھوڑ سکتے ہیں ؟ نتیجہ یہ کہ بفضل خدا انکی استقامت انکے اخلاص اور ان کی پختگئ ایمان سے عاجز آکر آخر مشکلات اور ابتلاء ہی انکے بالمقابل تھک کے رہجاتے ہیں ✤

اب دوسری طرف اُن ضدی و سخن پرور متعصبوں کی حالت دیکھئے جو صریح واقعات اور زبردست قرائن سے معلوم کرچکے ہیں کہ مسیح موعودؑ سراسر حق پر اور خدا کیطرف سے مامور ہے مگر انکی تنگ خیالی یا غرض آلود ضد انھیں اجازت نہیں دیتی کہ خدا کے راستباز کی سچائی کے آگے ہتھیار ڈالیں ان کا اس زمانہ میں یہ نقشہ ہو رہا ہے کہ چاہے خدا اور رسول کو چھوڑنا پڑے یا اپنے ہی صدیوں کے مسلّمات خاک میں ملجائیں مگر مسیح موعود کو کسی عنوان سچا مان کے نہ دیں کیونکہ اسکی تصدیق و متابعت کرنے سے اپنی ساری بڑائی خاک میں ملتی ہے اور باطل پرستی کے پچھلے سب کارناموں پر پانی پھرتا ہے ✤

جب سے احمد آخر زمانؑ کا ظہور ہوا۔ جب سے قرب قیامت کے آثار و علامات نمودار ہوئے اور جب سے دُنیا قدیم سنت اللہ کے مطابق انواع و اقسام کی ہولناک و بربادی بخش آفتوں اور عذابوں میں مبتلا ہونے لگی ہے جسے کم و بیش تیس ۳۰ چالیس ۴۰ سال ہونے آئے۔ تب ہی سے ہم برابر یہ دیکھ رہے ہیں کہ جنھوں نے آسمان کے تیور پہچان کر خدا تعالیٰ کے فرستادہ کو قبول کرلیا وہ تو بفضلہ تعالیٰ سمجھ گئے ہیں اور روز بروز زیادہ بصیرت کے ساتھ انھیں یقین ہوتا جاتا ہے کہ یہ سب کچھ خدا ہی کی طرف سے ہے تاکہ اس کے مامور کی سچائی ظاہر ہو لیکن جن حرمان نصیبوں نے شیوۂ انکار پر اڑ کر آج تک اس راستباز سے مُنہ موڑے رکھا ہے۔ انھیں اس ظلم عظیم (تکذیب آیات اللہ) کے وبال میں اور بیسیوں ظلموں زیادتیوں اور سخت قابلِ ملامت اقوال و افعال کا مرتکب ہونا پڑتا ہے ✤

ابھی حال کا ذکر ہے ایک ہمعصر نے جو اسلامی اخبار کہلاتا ہے اور بدنصیبی سے مسیح موعود کا بڑا پُرانا اور سخت دشمن ہے بعض خارق عادت پیدائشوں اور آفات ارضی و سماوی سے متاثر ہوکر لکھا کہ واقعی یہ **کلجگ کا زمانہ** ہے جس سے ہمیں بڑی عبرت ہوئی کہ دیکھو مسلمان کہلاکر قرآن و حدیث پر ایمان کا دم بھرتے ہوئے خدا اور رسول کے مقررہ نشانات کا ظہور اپنی آنکھوں دیکھ کے کلجگ کو تو تسلیم کرلیا مگر **قرب قیامت** کو مانتے ہوئے شرم آتی ہے۔ یہ کیوں ؟ محض اس لئے کہ ایسا ہو تو **مسیح و مہدی** کے دعاوی کی تصدیق ہو جائے حالانکہ کلجگ وغیرہ کے ہندوانی فسانے زمانہ موجودہ کے آثار و علامات پر پوری صفائی سے اتنے زیادہ چسپاں بھی نہیں ہوتے جتنے نبی کریمؐ کے بتلائے ہوئے نشانات جو آپ نے ظہور مہدی و مسیح کی آمد ثانی کے متعلق فرمائے اور اب قریباً تمام پورے ہوچکے ہیں۔ گویا اپنے دین کی سوا ڈیڑھ ہزار برس کی مانی ہوئی باتیں جنکی سچائی پر اب واقعات نے اور بھی گہری مہر لگادی ہے ایکدم چھوڑ کر مخالفین کی ہاں میں ہاں ملانی منظور۔ مگر مہدی آخر زمان کے نور پر کسی طرح پردہ پڑا رہے۔ یہ بدنصیبی و نامسلمانی نہیں تو اور کیا ہے۔ اسی لئے [illegible]

غنیمت سمجھو یہ مہلت

خدا تعالےٰ کے پے درپے وعدوں اور اس کے پاک و برگزیدہ رسولوں کی بشارات کے مطابق آخری زمانہ کا عظیم الشان مامور و مرسل عین ضرورت کے وقت دنیا میں آیا تا دنیا کی اصلاح کرے اور طریق فلاح و نجات سے بھٹکے ہوؤں کو سیدھا رستہ بتائے۔ گو دنیا نے اس کی مخالفت کی اور سخت درد و رنج پیدا کرنے والے سلوک سے اس کے ساتھ پیش آئی لیکن خدا تعالےٰ کا حتمی وعدہ تھا کہ غفلت شعار مخلوق آخر کار ضرور اس کی سچائی کو قبول کرے گی جس کے مطابق الحمد للہ کہ لاکھوں سعید روحوں نے باوجود شدید مزاحمتوں کے رفتہ رفتہ اس کی سچائی کے آگے سر تسلیم خم کیا اور اس کے حلقہ بگوشوں میں داخل ہوئیں اور یہ سلسلہ خدا کے فضل سے برابر جاری ہے کہ اطراف عالم سے ہزارہا نیک بندے ہر سال اس کی جانب کھنچے چلے آ رہے ہیں۔ آج دنیا کے پردے پر کوئی قوم کوئی مذہب یا مذہبی فرقہ ایسا نہیں جس کا شمار اس طرح دن بدن بڑھ رہا ہو جیسا کہ مسیح موعود (علیہ السلام) کی جماعت بفضل خدا برابر ترقی کر رہی ہے۔ پھر یہ نہیں کہ اس سلسلہ کی اشاعت کرۂ ارض کے کسی ایک خطہ سے مخصوص ہو بلکہ مختلف اقطاع میں اس برگزیدۂ برحق کی منادی ہو رہی ہے اور لوگ آہستہ آہستہ اس کی صداقت کو قبول کرتے جاتے ہیں۔ اللھم زد فزد۔

خلق اللہ میں یہ چھانٹ کیوں ہو رہی ہے؟ اس کا پتہ صورت حالات اور خود اس انتخاب کے نتائج سے بآسانی لگ سکتا ہے۔ کوئی مخالف۔ کوئی احمدیت کا سخت سے سخت دشمن اگر اس میں کچھ بھی حیا و انصاف کا مادہ ہے اور اگر تعصب نے اس کے خواص انسانیت کو بالکل سلب نہیں کر دیا جرأت کے ساتھ یہ کہہ سکتا ہے کہ احمدی بنکر لوگوں میں معاذ اللہ فلاں گمراہی و تباہ کاری پیدا ہو جاتی ہے؟ یوں تو دنیا کا ذلیل سے ذلیل مذہبی فرقہ بھی اپنے سوا دوسروں کو برسر ناحق سمجھتا ہے۔ لیکن دیکھنا یہ ہے کہ عقل و نقل دونوں کی سند سے وہ کونسی خوبی اور سچائی ہے جسے احمدیت کی خاطر خیرباد کہنا پڑتا ہے؟

کیا خدانخواستہ ذات باری تعالیٰ کی نسبت ایمان میں خلل پڑ جاتا ہے؟ ہرگز ہرگز نہیں بلکہ برخلاف اس کے ہم تو یہ دیکھتے ہیں کہ غلامان احمد میں شامل ہو کر خدا تعالےٰ پر ایک ایسا زندہ و زبردست ایمان حاصل ہو جاتا ہے جس کا ثبوت اپنے اندر اس وقت دنیا کا اور کوئی بھی مذہب یا فرقہ نہیں دے سکتا۔ حتیٰ کہ خدائے پاک کی جو ازلی و ابدی صفات ہر جگہ ہر زمانہ میں اس کے واجب الوجود ہونے پر یقینی شواہد پیش کرتی ہیں لیکن افسوس اس زمانہ کی دنیا انکی غفلت و شامت اعمال سے عملاً اور اعتقاداً انکو بالکل بھلا بیٹھی تھی وہ آج مسیح موعودؑ ہی کے طفیل بالبداہت ثابت ہو رہی ہیں۔ مثلاً اس کا اپنے نیک پاک بندوں سے ہمکلام ہونا۔ اس کا صادقوں کی نصرت فرمانا۔ انکی سچائی ظاہر کرنے کے لئے کھلے کھلے نشان دکھلانا۔ دشمنان حق کو ہر میدان میں ناکام و نامراد رکھنا وغیرہ وغیرہ اوصاف و نشانات جن سے وثوق کے ساتھ یہ باور آ سکے کہ فی الواقعہ اس کائنات کا خالق و مالک ایک ہے جو اپنی صفات الوہیت اور اپنے سچے پرستاروں کے لئے بڑی غیرت رکھتا ہے

پھر کیا احمدی ہو کر خدا کے ماموروں مرسلوں پر سے معاذ اللہ اعتقاد اٹھ جاتا ہے؟ حاشا وکلا۔ بلکہ برعکس ازیں ہم تو یہاں دیکھتے ہیں کہ اگلے پچھلے تمام انبیاء و رسل کی صداقت اور اصل حقیقت و حقیت ہی انسان پر پوری بصیرۃ کے ساتھ احمدی بنکر کھلتی ہے۔ ورنہ اغیار کے اعمال و عقائد کی پڑتال سے تو صاف و صریح طور پر پتہ لگتا ہے کہ انہوں نے نہ صرف انبیاء و رسل بلکہ ان کے مبعوث فرمانے والے خود خدائے قادر و قاہر کو بھی محض قصے کہانیوں کے رنگ میں مانا ہوا ہے۔ اگر ان میں زندہ ایمان اور عقائد حقہ موجود ہوتے تو ان کے اطوار و حالات زندگی میں خدا ترسی اور نیک کرداری کا کوئی جیتا جاگتا ثبوت ملتا جو اصل مدعا ہوتا ہے خدا اور اس کے رسولوں پر ایمان لانے کا۔ یوں خانہ ساز اصولوں پر تو بعض محاسن اور اخلاق ظاہری پہلے درجہ کے بددینوں اور دہریوں تک میں کیا نہیں ہوتے؟ ہمارا ایمان ہے کہ جنہوں نے خدا کے بھیجے ہوئے حقیقی خیرخواہ خلائق کو بے باکی و قساوت قلبی سے رد کیا انکے اندر ضرور ضرور کوئی نہ کوئی گند ہوتا ہے خواہ وہ دنیا پر ظاہر ہو یا نہ ہو اور خواہ ان کے اخلاق و عادات اور مراسم مذہبی دیکھنے میں کتنے ہی البر فریب خوشنما معلوم ہوتے ہوں یہ کیوں؟ اس لئے کہ مسیح موعودؑ کا دنیا کی نجات کے لئے آنا دراصل اسی وجود پاک کا دوبارہ ظہور فرمانا ہے جس نے آج سے تیرہ سو برس پہلے بنی نوع انسان کے لئے اخلاق و اطوار روحانیت و ہدایت کا اعلیٰ ترین نمونہ قائم کیا اور اسی اسوہ حسنہ کی جمیع اطراف عالم میں بلند نامی اور مقبولیت کے واسطے یہ زمانہ مقرر و مقدر تھا۔ چنانچہ ہر ملک ہر قوم کی پاک ارواح بتدریج اس کی خوبیوں اور سچائیوں کو کسی نہ کسی رنگ میں قبول کرتی جاتی ہیں اور انشاء اللہ وہ وقت آ رہا ہے جبکہ ایمانیات میں لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی فتح دنیا کو دکھلا دیگی کہ خدا تعالےٰ کی طرف سے اصل مذہب حق یہی ہے۔ باقی سب ڈھکوسلے ہیں اور وہ وقت آ رہا ہے جبکہ کیا عبادات کیا معاملات غرض حیات انسانی کے تمامی متعلقات میں ایک ہی دستور العمل معقول و قابل قبول سمجھا جائیگا جسے قرآن مجید پیش کرتا ہے اور جس کے ثبوت صداقت اور مخالفین اسلام پر اتمام حجت کیلئے مسیح موعودؑ بروز مصطفےٰ بنکر دنیا میں آیا۔

ایمانیات یا معتقدات کے علاوہ دو بڑی باتیں اور ہیں جن سے کسی سلسلہ کا حسن و قبح کھلتا ہے یعنی طریق عبادت اور امور معاشرت۔ سو ان میں بھی خدا کے فضل سے مسیح موعودؑ لاکھوں بندگان خدا کی اصلاح اور قسم قسم کی افسوسناک غلامیوں سے رستگاری کا ہی موجب ثابت ہوا ہے ہمارے مخالفین کے بہت سے گروہوں میں اس وقت ایک تو وہ لوگ ہیں جو حاملان اسلام کہلا کر بھی اسلام کی حقیقی تعلیمات کو بھلا بیٹھے ہیں۔ دوسرے باقی تمام غیر مسلم اقوام۔ سو اول الذکر تو اپنے ہی مسلمات کی رو سے ممکن نہیں کہ احمدیت پر کسی طرح حرف رکھ سکیں۔ رہے دیگر مذاہب کے لوگ انمیں جس کسی کو دعویٰ ہو کہ طریق عبادت یا طرز معاشرت میں اپنے دین و مشرب کی برتری ثابت کر سکتا ہے اسے ہر وقت **اجازت** ہے کہ مرکز احمدیت میں

معجزہ اور اسکی حقیقت

انسانی خلقت کی غرض وغایت جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ ماخلقت الجن والانس الا لیعبدون (ترجمہ) ہم نے جنوں اور انسانوں کو محض عبادت کے لئے پیدا کیا ہے اور عبادت سے مُراد رضائے الٰہی کا حاصل کرنا ہے۔ کما قال اللہ تعالیٰ یا ایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الیٰ ربک راضیۃ مرضیۃ۔ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی۔ (ترجمہ) اے نفس تسلی یافتہ اپنے رب کیطرف چلا آ۔ تو اُس سے راضی اور وہ تجھ سے راضی۔ پس میرے خالص بندوں کے زمرہ میں شامل ہو کر میری بہشت میں داخل ہو جا۔ لیکن انسان ضعیف البنیان جسے دوسرے انسان کے دل کی کیفیت معلوم نہیں ہو سکتی چہ جائیکہ اُس وراء الورا اور نہاں در نہاں ذات الٰہیہ کا بذاتہٖ پتہ لگائے پھر اسکی رضا کی راہوں پر قدم مار کر مفلحون کے زمرہ میں شامل ہو تکلیف مالایطاق اللہ تعالیٰ یوں روا نہیں رکھتا۔ قولہ تعالیٰ لا یکلف اللہ نفسا الا وسعھا۔ پھر کیا ضروری نہ تھا کہ جزا و سزا کے لئے جو تمام مذاہب کا مسلمہ مسئلہ ہے۔ انسان کو ملزم کرنے کے لئے کوئی انتظام اُس نے کیا ہوتا۔ ضرور بالضرور اُس نے ایسا کیا ہے۔ جبھی تو وہ فرماتا ہے لا یسئل عن ذنبہٖ انس ولا جانٌّ۔ (ترجمہ) کہ قیامت کے دن مجرمین کو خواہ وہ انسان ہوں خواہ جان اُنکے گناہوں کی نسبت نہیں پوچھا جاویگا یا بالفاظ دیگر یہ کہ اُن کو عذر کرنے کا کوئی موقعہ نہیں دیا جاویگا بوجہ اس کے کہ بذریعہ ارسال رُسل وانبیاء جو خدا تعالیٰ کی ہستی کا زندہ نمونہ ہوتے ہیں اور جنھوں نے گویا علیٰ وجہ البصیرت اُسے دیکھ لیا ہوتا ہے اور جو رات دن اسکی دلکش صدائیں (وحی) سُن سنکر محظوظ ہوتے رہتے ہیں۔ اسی دُنیا میں ان پر اتمام حجت ہو چکا ہوگا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے جیسا کہ وہ فرماتا ہے وخلقناکم ازواجا۔ ماسوائے ذات اپنی کے جو وحدہٗ لاشریک ہے۔ ہر ایک چیز کا جوڑا پیدا کیا ہے۔ مثلاً ہیرا جو ایک بیش بہا چیز ہے اسکے ہم شکل بہتیرے چمکتے ہوئے ایسے پتھر بھی پائے جاتے ہیں۔ جنھیں بعض نادان ہیرا سمجھ کر بارہا ہزاروں لاکھوں روپیہ کا نقصان اُٹھاتے ہیں۔ یا جیسے سونے کے مقابل پیتل ہے جسے جھوٹے کیمیا گر سونا بتلا کر سینکڑوں روپیہ مارے جاتے ہیں علیٰ ہذا القیاس اللہ تعالیٰ نے ہر اچھی چیز کے مقابل بُری شے پیدا کر کے لوگوں کو امتحان میں ڈالا۔ تا لوگوں پر ان کی کمزوریاں ظاہر ہوں اور اس طرح سے وہ سچے علوم حاصل کرنے کے درپے ہوں۔ اور زمانہ یوماً فیوماً ترقی کرتا ہے لیکن اس امتحان میں ہر کس و ناکس کامیاب نہیں ہو سکتا بلکہ اہل بصارت اور معقول لوگ ہی پاس ہوتے ہیں پس ہر اچھی شے میں قدرت نے کچھ نہ کچھ ایسے جوہر رکھے ہیں جنسے وہ اپنے مقابل کی ناقص اور نکمی شے سے اہلِ علم والبصیرت کی نظروں میں تمیز کیجا سکتی ہے۔ اسی طرح حق و باطل۔ صادق و کاذب میں بھی اللہ تعالیٰ نے مابہ الامتیاز رکھا ہے اسی مابہ الامتیاز کو معجزہ کہا جاتا ہے۔ پس معجزہ سے تمام وہ خارق عادت امور مُراد ہیں جو اظہار صداقت کسی مامور من اللہ کے لئے اسکے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ ظاہر فرمائے۔ خواہ وہ امور بظاہر انسانی طاقت کے اندر ہی معلوم ہوتے ہوں۔ البتہ فریق مقابل اسکی نظیر لانے سے ہمیشہ عاجز رہے گا۔ خدا کے برگزیدہ لوگ جنھیں شرعی اصطلاح میں الرسل والانبیاء کہا جاتا ہے عین ضرورت کے وقت جب دُنیا میں تشریف لاتے ہیں۔ تو جیسا کہ ہمنے اوپر ذکر کیا (ہر چیز کا جوڑا اللہ نے پیدا کیا) ان کا جوڑا بھی بالمقابل دُنیا میں آموجود ہوتا ہے یعنے جھوٹے مدعی نبوت۔ جو جھوٹ کو سچ سے مُلتبس کر کے لوگوں کو گمراہ کرنا چاہتے ہیں۔ تب اللہ تعالیٰ کی غیرت یکدم جوش میں آتی ہے اور بعض ایسے امور اُس مامور کی ذات یا دست قدرت سے اسکی تائید میں ظاہر ہوتے ہیں۔ جن پر کوئی دوسرا قادر نہیں ہو سکتا۔ مثلاً ہمارے سردار باوقار جناب محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ والہ وسلم کو منجملہ ان نشانات بینات کے جو آپکے ہاتھ پر ظاہر ہوئے۔ قرآن کریم بھی نشان عظیم کی صورت میں عطا ہوا تھا۔ جس کے منجانب اللہ ہونے میں کفار کے شک کرنے پر اُن سے اسکی نظیر طلب کی گئی تھی۔ لیکن تیرہ سو برس سے زائد عرصہ میں باوجود اسقدر پُر زور تحدی کے جسے خدا کا پاک کلام بالفاظ ذیل وضاحت بیان فرماتا ہے۔ (فاتوا بسورۃ من مثلہ وادعوا شھداءکم من دون اللہ ان کنتم صادقین قل لئن اجتمعت الانس والجن علیٰ ان یاتوا بمثل ھذا القرآن) (ترجمہ) کہدے آؤ ایک سورت مانند اسکے اور بلالو اپنی مدد کے لئے اللہ کے سوا جس کو چاہو اگر تم سچے ہو (اے محمد) کہو اگرچہ جمع ہوں تمام انسان اور جن اس قرآن کی نظیر لائیں۔ کوئی بھی اسکی نظیر نہیں لا سکتا باوجودیکہ ہر زمانہ میں اسلام کے پودے کو بیخ و بن سے اکھاڑنے کے لئے ناخنوں تک مخالفین نے زور لگایا۔ اور اُسے نابود کرنے کے لئے کوئی دقیقہ اُٹھا نہیں رکھا۔ لیکن میری محدود واقفیت اگر خطا نہیں کرتی تو اسکی نظیر بنانے کے لئے قلم تک اُٹھانے کی کسی کو جرأت نہیں ہوئی۔ چہ جائیکہ نظیر لا کر پیش کرتے۔ اگر یہ قرآن معجزہ نہ تھا۔ اور اسکی مثال بنانا آسان امر تھا۔ تو ان تمام کوششوں کی بجائے جو اسلام کو نابود کرنے کے لئے اسوقت تک دشمنانِ اسلام کرتے رہے ہیں کیوں نہ صرف بانی اسلام کے مطالبہ کے موافق ایک آدھ سورۃ مثل قرآن بنا کے پیش کر دی۔ تا آسانی سے اس کا بطلان ثابت ہو جاتا۔ لیکن ایسا نہ کبھی ممکن ہوا نہ آیندہ ہوگا کیونکہ اس تحدی کے ساتھ ہی اسکی مثل نہ لانے کی زبردست پیشگوئی بھی بایں الفاظ موجود ہے (فان لم تفعلوا ولن تفعلوا۔ لا یاتون بمثلہ ولو کان بعضھم لبعض ظھیرًا) پھر اگر اس کام کو کر نہ سکو۔ تو ہرگز نہ کر سکوگے اس قرآن کی مثل نہیں لا سکینگے۔ اگرچہ بعض بعض کے مددگار ہوں) جن کا ظہور بفضلہ تعالیٰ تا قیامت ہر زمانہ میں ہوتا رہ کر مخالفین اسلام کو ملزم اور طالبان حق کی رہنمائی کرتا رہے گا۔

معجزات کا ظہور جیسا کہ گذرا عموماً انبیاء و مرسلین کے ہاتھ پر ہی ہوتا ہے (لیکن شاذ و نادر اگر اولیاء اللہ (کامل مومنین) کے ہاتھ پر بھی ظاہر ہو تو بھی جائے تعجب نہیں۔ لیکن ہر ولی اللہ کے ہاتھ پر معجزات کا ظہور مثل انبیاء کے لازمی نہیں۔ کیونکہ یہ لوگ انکی طرح مامور نہیں ہوتے اور نہ اُن پر ایمان لانا مدارِ نجات ہی ہوتا ہے) تا اظہار معجزات مومنین کے رفع شک اور اہل غفلت کے لئے رجوع الی الحق کا باعث ہوں۔

جاننا چاہیئے کہ جس طرح دیگر مادی اشیائے عالم کا حسن و قبح ہر ایک کو یکساں طور پر معلوم نہیں ہو سکتا اور نہ وہ جوہر جنسے کوئی شے قابل قدر و احترام ہے ظاہر و باہر

ہوتا ہے۔ جسے ہر کوئی پہچان سکے۔ اسی طرح انبیاء کا پاک وجود یا جُود ہوتا ہے اور اُسے عوام پہچان نہیں سکتے۔ اگرچہ سچائی کے قبول کرنے کے لئے انکے دلوں میں جوش ہوتا ہی اللہ تعالیٰ جو علیمٌ بذات الصدور ہے۔ ان راستی پسند لوگوں کے حال پر رحم فرما کر بعض وہ امور انکے ہاتھ پر ظاہر کرتا ہے۔ جنسے وہ منصف اور راست یا نور راست طبع لوگونکی نظروں میں شناخت کئے جاسکیں لیکن متعصب بدگمان اور شریر اُن سے کوئی فائدہ نہیں اُٹھاتے۔ کیونکہ شتابکاری سے وہ لوگ ماموروں کا انکار کرکے نور ایمان کو جو اللہ تعالےٰ نے ہر ایک انسان کے دل میں ودیعت کیا ہے کھو بیٹھتے ہیں۔ اور ختم اللّٰہ علیٰ قلوبھم و علیٰ سمعھم وعلیٰ ابصارھم غشاوۃ ولھم عذاب الیمہ کے مصداق ہو جاتے ہیں۔ پھر خواہ ہزاروں ہزار نشان بھی ملاحظہ کریں کوئی بھی کارگر نہیں ہوتا۔ میرے اس قول کی آیات ذیل شاہد ہیں :-

(۱) ولو اننا نزلنا علیھم الملئکۃ .. الخ پ۸
یعنی ہم اگر ان (کفار) پر فرشتے بھی اُتاریں۔ پھر مُردے زندہ ہوکر ان سے ہمکلام ہوں بلکہ ہر شے کو ان کے سامنے لا کھڑا کریں۔ تو بھی وہ ایمان نہیں لانے والے :-

(۲) ان الذین حقت علیھم کلمت ربک ۔الخ پ۱۱
یعنے اے پیغمبر جو لوگ تمہارے پروردگار کے حکم کے مستوجب ٹھہر چکے ہیں وہ تو جب تک عذاب دردناک نہ دیکھ لینگے کسی طرح ایمان لانیوالے نہیں :- اگرچہ تمام معجزے انکے سامنے آموجود ہوں :-

(۳) وما تغنی الآیٰت والنذر۔ الخ پ۱۱ ر۱۵
نہیں کام آتے نشان اور ڈرانے اس قوم کو جو ایمان نہیں لاتی۔ ایسے لوگ حقیقی معجزات سے جو امتیازی حد تک پہنچے ہوئے ہوتے ہیں فائدہ نہ اُٹھا کر ایسے معجزات کے ظہور کے لئے درخواست کرتے ہیں جو قیامت کا نمونہ ہوں۔ اور جنھیں مان کر نہ کوئی شخص مومن ہی کہلا سکتا ہے اور نہ اسے اجر ہی مترتب ہوسکتا ہے کیونکہ قابلِ اجر تو وہی ایمان ہے جو غیب کے ساتھ ہو۔ بلکہ ایسے معجزات کا ظاہر کرنا سنت اللہ کے خلاف ہے۔ ایسے معجزے کے ظہور کے لئے کفار مکہ نے بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی تھی۔ اور ظہور پر ایمان لانے کا وعدہ بھی کیا تھا۔ جسے اللہ تعالیٰ سورۃ بنی اسرائیل کے دسویں رکوع میں اس طرح بیان فرماتا ہی وقالوا لن نومن لک حتی تفجر لنا من الارض ینبوعا۔ الیٰ آخر رکوع۔ (ترجمہ) کافر بولے ہم نہ مانینگے تیرا کہا جتنک تو نہ نکالے ہمارے واسطے زمین سے ایک چشمہ۔ یا ہو جاوے تیرے واسطے ایک باغ کھجور اور انگور کا۔ پھر بہالے تو اسکے بیچ نہریں جاری۔ یا گرادے ہم پر آسمان۔ جیسا کہ تو کہا کرتا ہے ٹکڑے ٹکڑے۔ یا لے آوے اللہ کو اور فرشتوں کو ضامن یا ہو جاوے تجھ کو ایک گھر سونے کا یا چڑھ جاوے آسمان میں اور ہم یقین نہ کرینگے۔ تیرا چڑھنا بھی جب تک نہ اُتار لاوے ہم پر ایک کتاب جسے پڑھ لیں ہم (اے پیغمبر) کہو سبحان اللہ میں کون ہوں مگر ایک آدمی رسول۔ جب آیات متذکرہ بالا سے یہ بات پایۂ ثبوت پہنچ گئی۔ کہ منکرین کا گروہ معجزات سے مستفیض نہیں ہوسکتا اور ہرگز نہیں ہوسکتا۔ تو پھر شاید کوئی کہے کہ معجزات کے ظہور سے کیا فائدہ۔ سو واضح ہو کہ انبیاء علیہم السلام کے ساتھ ہمیشہ ایک ایسا گروہ بھی رہا ہے جو شروع زمانہ بعثت انبیاء میں جب انکی حقیقت بعض الٰہی حکمتوں کے ماتحت مخفی در مخفی ہوتی ہے۔ غیب کے ایمان لاتا ہے۔ سو معجزات انکی حالت ایمانی کو بتدریج عرفان اور ایقان کے مراتب اعلےٰ تک پہنچانے میں مدد دیتے ہیں نیز سلیم الفطرت اور راستی پسند لوگوں کو حق کی طرف رہنمائی کرتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نہیں چاہتا کہ جو لوگ اسے اور اُسکے برگزیدہ بندوں کے ساتھ حسن ظنی سے مان لیتے ہیں انھیں اُسی ادنیٰ حالتِ ایمانی میں رہنے دے۔ بلکہ اس تھوڑے مگر اخلاص سے بھرے ہوئے عمل کے بدلے میں اللہ جلشانہٗ انکی تمام ظاہری باطنی کدورتیں دور کرکے ان کو مصفا آئینہ کیطرح بنا دیتا ہے جس میں وہ اللہ تعالیٰ کو گویا یقین کی آنکھ سے دیکھ لیتے ہیں۔ اللھم اجعلنا منھم۔ آمین +

بعض جہلاء جو حقیقت معجزہ سے بکلی نا آشنا ہیں انھوں نے خدا تعالیٰ کی شان ارفع و اعلیٰ کا کچھ پاس نہ کرکے بعض انبیاء و اولیاء کو معاذ اللہ خدا کا بڑا بھائی ہی بنا دیا ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ قانون اور اسکے وعدہ کے خلاف بعضے وہ اُمور جن کا کرنا تقدس الٰہی کے شان کے شایاں نہیں۔ بطور الہام اسکے برگزیدہ بندوں کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں۔ جن کا انھوں نے اپنی زندگی میں کبھی دعوےٰ نہیں کیا اور نہ انکی کسی تصنیف میں اُن کا نام و نشان پایا جاتا ہے۔ ان سب کے حضرت عیسےٰ کا نمبر اول ہے کیونکہ بقول عوام کالانعام انھوں نے برخلاف دیگر انبیاء کے اور جناب محبوب سبحانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ کیطرح ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں فوت شدگان کے ارواح اللہ تعالیٰ کے فیصلہ کو منسوخ کرکے ان کے قالبوں میں ڈال از سر نو دنیا میں واپس بھیجنے کے علاوہ چمگادڑوں وغیرہ بعض پرندوں کی خلق میں خدا کا ہاتھ بھی بٹایا۔ کوتہ فہموں نے پھر اسی پر بس نہیں کی۔ بلکہ سنت اللہ کے خلاف اُسے آسمانِ دوم یا چہارم پر بھی جا بٹھایا۔ تاکہ اسکے خدا ہونے میں کوئی کسر باقی نہ رہ جائے +

قرآن کریم کو کلام الٰہی ماننے والے تو ان عقاید فاسدہ کو ایک دم کے لئے بھی اپنے دلوں میں جگہ نہیں دے سکتے۔ کیونکہ وہ ان مشرکانہ عقائد کی بڑے تفصیل اور بسط سے تردید کرتا ہے لیکن مضمون کے لمبا ہونے کا اندیشہ ہے اس لئے میں کسی قدر اختصار سے ان امور ثلثہ کو بیان کرونگا۔ فتدبروا یا اولی الابصار +

اوّل موتیٰ کا دُنیا میں واپس آنا بوجوہات ذیل باطل ہے :-

(۱) قرآن کریم ایک کامل بلکہ اکمل کتاب ہے جسے ہم مسلمان بفحوائے آیت تبیانا لکل شیء تمام امور ضروریہ کو بیان کرنیوالی یقین کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ وصیت عند المرگ و تقسیم ترکہ و عدت بیوہ بعد المرگ پیش آنیوالے مسائل کو بھی اُس نے بیان کر دیا ہے۔ جنکی تمدنی زندگی میں انسان کو از حد ضرورت تھی۔ اور جنکی عدم موجودگی میں طرح طرح کے فتنہ و فسادات کے برپا ہونے کا احتمال تھا۔ لیکن اگر مُردوں کا کسی نبی یا اولیا کے معجزے یا کرامت سے زندہ ہوکر دُنیا میں واپس آنا متعین اور داخل سنت اللہ تھا۔ تو کیا ضروری نہ تھا کہ قرآن کریم میں ایسے لوگوں کے متعلق مسائل ترکہ و عدت بیوہ وغیرہ بھی بیان ہوتے۔ مثلاً اگر کوئی مُردہ زندہ ہوکر آجائے تو اسکی تقسیم شدہ جائداد اور اُسکی بیوی نے جو کہیں نکاح کر لیا ہے۔ کیونکر واپس ہوسکتی ہے۔ مگر جہاں تک

میرا خیال ہے۔ ایسے مسائل سے مکمل اور محفوظ کتاب یعنی یہ قرآن مجید بالکل خالی ہے۔ اگر کہا جائے کہ معاذ اللہ خدا کو یاد نہیں رہا۔ کہ اس قسم کی بھی کوئی وحی نازل کرتا جس سے دوسرے جہان سے واپس آنے والوں کے حقوق کی نگہداشت ہوتی۔ لیکن یہ بات پھر بھی قابل اعتماد نہیں ہے۔ کیونکہ اسکی شان اس سے بلند تر ہے کہ بھول جائے۔ جیسا کہ وہ خود ہی فرماتا ہے لا یضل ربی ولا ینسی (طٰہٰ ع) پس ثابت ہوا۔ کہ کوتہ اندیش لوگوں نے یہ بات از خود گھڑ لی ہے۔ کہ مُردہ دنیا میں واپس آسکتے ہیں۔ ورنہ اللہ تعالے مسائل متذکرہ بالا کو ضرور اپنے پاک کلام میں بیان فرماتا۔ بفرض محال اگر مان لیا جائے کہ اللہ تعالے نے بوجہ شاذ و نادر ہونے کے ان مسائل کو قرآن میں بیان نہیں فرمایا۔ تو کم از کم حدیث یا فقہ کی کتاب ہی میں یہ مسئلہ دکھانا چاہیئے۔ کہ ان مشکلات کا جو کسی مُردہ کے زندہ ہو کر دُنیا میں واپس آنے پر پیدا ہوتی ہیں کس طرح انفصال ہو سکتا ہے مگر ع این خیال است و محال است و جنوں ‡

(۲) اللہ تعالے انسان کا اپنا مشاہدہ (جس سے بڑھ کر اطمینان دہ ثبوت ممکن نہیں) پیش کرتا ہوا فرماتا ہے الم یروا کم اھلکنا من قبلھم من القرون انھم الیھم لا یرجعون۔ کیا ان لوگوں نے (اسبات پر) نظر نہیں کی کہ ان سے پہلے ہم نے کتنی اُمتوں کو ہلاک کر مارا (اور جنکو ہلاک کر دیا پھر) وہ انکی طرف لوٹ کر نہیں آتے

(۳) حقیقی موتی کی واپسی کی بندش پر آیات فیمسک التی قضے علیہ الموت اور حتی اذا جاء احدھم الموت قال رب ارجعون لعلی اعمل صالحا فیما ترکت کلا انھا کلمۃ قائلھا۔ دو ایسے شاہد ہیں۔ کہ اگر اور کوئی بھی ثبوت نہو۔ تو یہی فریق مشہود علیہ پر ڈگری ہو سکتی ہے۔ ہاں ضد و تعصب کا علاج کوئی نہیں اور نہ کسی کو قائل کرانا ہمارے اختیار میں ہے ۔ مطلب ان ہر دو آیات کا یہ ہے (۱) جنکی نسبت (خدا) موت کا حکم صادر فرما چکا ہے۔ انکو (تو اپنے ہاں) روکے رکھتا ہے۔ (۲) یہاں تک کہ جب انمیں کسی کی موت آموجود ہوگی تو دُعا مانگے گا۔ کہ اے میرے پروردگار اب (ایک بار) مجھے پھر اُلٹا بھیج دیجئے تاکہ (دُنیا) جسکو میں چھوڑ آیا ہوں اس میں (پھر جا کر) نیک عمل کروں (ہم فرشتوں کو کہینگے کہ حاشا و کلا) یہ ایک (انہونی) بات بکتا ہے (تو ایسے بکنے دو کہیں ایسی درخواستیں منظور ہوتی ہیں)۔

دوم۔ اس امر کے ثبوت میں کہ خلق خاصۂ خدا ہے اور کسی جن و انس کی اس میں خدا کے ساتھ شراکت نہیں متعدد جگہ قرآن شریف میں خدا تعالیٰ کے فعل خلق کل شیئ کا بیان ہوا ہے۔ از انجملہ سورۃ انعام رکوع ۱۳ میں اللہ تعالیٰ اپنی صفت خالقیت کا اظہار کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ ذٰلکم اللہ ربکم لا الہ الا ھو خالق کل شیئ .... الخ (جس کا نام) اللہ تمہارا پروردگار ہے اسکے سوا (اور) کوئی معبود نہیں (وہی) تمام چیزوں کا پیدا کرنیوالا ہے ‡

(۲) معبودانِ باطلہ کی نفیٔ خلق پر آیاتِ ذیل شواہد بینہ ہیں :۔

ان الذین تدعون من دون اللہ لن یخلقوا ذبابا ولو اجتمعوا لہ ۔۔۔ الحج رکوع ۱۰۔ خدا کے سوا جن (معبودوں) کو تم پکارتے ہو ایک مکھی (بھی) پیدا نہیں کر سکتے اگرچہ اسکے (پیدا کرنے کے) لئے (سب کے سب) اکٹھے کیوں نہو جائیں ‡ قل ارءیتم ما تدعون من دون اللہ ارونی ماذا خلقوا من الارض ام لھم شرک فی السمٰوٰت۔ (اے پیغمبر ان لوگوں سے کہو) کہ بھلا دیکھو تو سہی کہ خدا کے سوا جن (معبودوں) کو تم پکارتے ہو۔ (ایک نظر) مجھ کو تو دکھاؤ کہ زمینی اشیاء میں سے انھوں نے کیا کچھ پیدا کیا ہے؟ اور آسمان کی چیزوں میں سے کس کس چیز میں انکی شرکت ہے۔ ام جعلوا للہ شرکاء خلقوا کخلقہ فتشابہ الخلق علیھم۔ قل اللہ خالق کل شیئ وھو الواحد القھار۔ کیا ان لوگوں نے ایسے شریک ٹھہرا رکھے ہیں کہ اسی کی سی مخلوقات انھوں نے بھی پیدا کر رکھی ہے ۔ اور اب ان کو مخلوقات کے بارہ میں شبہ واقع ہو گیا ہے (کہ کس کی پیدا کی ہوئی ہے) (تو ان سے) کہو کہ اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے ‡

سوم۔ یہ بات کہ آسمان پر کوئی بشر جا سکتا ہے بوجوہات ذیل غلط ثابت ہوتی ہے :۔

(۱) شروع سے آخر قرآن تک کوئی ایک بھی ایسی آیت نہیں جس میں کسی بشر کا آسمان پر جانا بیان ہوا ہو۔ بلکہ برخلاف اس کے بکثرت ایسی آیتیں پائی جاتی ہیں جن سے بداہت ثابت ہوتا ہے۔ کہ تمام بنی نوع انسان کے لئے جس سے کوئی نبی اور غیر نبی مستثنیٰ نہیں رہتا۔ اللہ تعالے کا نہایت پختہ اور غیر متزلزل باندھا ہوا قانون ہے کہ ان کے رہنے سہنے۔ آرام کرنے اور تا زیست سامان معیشت مہیا ہونے کے لئے زمین مکتفی ہے حتی کہ بعد مُردن بھی اسی زمین میں ہی دفن کئے جاتے ہیں۔ اس امر کی تصدیق آیات مندرجہ ذیل سے ہوتی ہے :۔

(۱) ولکم فی الارض مستقر و متاع الی حین ایک وقت معین (موت) تک تمہارے رہنے کی جگہ زمین ہی میں ہے (۲) فیھا تحیون و فیھا تموتون و منھا تخرجون۔ زمین میں ہی تم زندگی بسر کرو گے۔ اور اسی میں مرو گے اور اسی میں سے (قیامت کے روز دوبارہ) نکال کھڑے کئے جاؤ گے ‡

(۳) الم نجعل الارض کفاتا۔ احیاءً و امواتا کیا جیتوں اور مُردوں کے لئے زمین کو کافی نہیں بنایا ‡

(۲) جس طرح اوپر ذکر ہوا۔ کہ زمین انسان کو موت و حیات کسی صورت میں بھی اپنے آپ سے جُدا ہونے نہیں دیتی اسی طرح قرآن کریم سے بوضاحت تمام یہ بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ بشریت جو لازمہ انبیاء ہے۔ بقید حیات مانع رفع الی السماء ہے۔ چنانچہ جب ہمارے امام و مقتداء فخر انبیاء و اولیاء حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم سے جنکی شان ہے لولاک لما خلقت الافلاک کفار مکہ نے بعض وہ معجزات طلب کئے جن کا وقوع میں لانا تقدس ذات الٰہیہ کے شایان شان نہ تھا۔ تو ان میں سے بوعدہ ایمان ایک فرمایش او ترقی فی السماء کی بھی تھی۔ جسکے جواب میں وحی الٰہی یوں ہوئی۔ قل سبحان ربی ھل کنت الا بشرا رسولا یعنے کہو سبحان اللہ میں کون ہوں مگر ایک بشر رسول۔ جب محمد جیسا برگزیدہ نبی صفت بشریت کو عدم رفع الی السماء کی وجہ گردانے۔ حالانکہ ایک گروہ کثیر ایسے معجزہ کی رویت پر ایمان لانے کا وعدہ بھی کرتا ہے۔ اور یہ بات کسی پر پوشیدہ نہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم لوگوں کو

اسلامی سٹرک پر لانے کے کس قدر حریص تھے۔ بلکہ عدم توجہ عوام از دین اسلام ذات والا کے لئے ایک کھا جانیوالا غم تھا جسکی شہادت خود اللہ تعالیٰ اپنے پاک کلام میں یہ الفاظ دیتا ہے لعلک باخعٌ نفسک الا یکونوا مومنین۔ کیا تو اپنی جان کو اس فکر میں ہلاک کر ڈالے گا کہ لوگ ایمان نہیں لاتے۔ پھر بمقابلہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت مسیح علیہ السلام کی کیا حقیقت ہے کہ بغیر مطالبہ معجزے کے بلا ضرورت آسمان پر جائے۔

شائد کسی کے دل میں یہ وسوسہ گذرے۔ کہ ان پیشکردہ دلائل سے اگرچہ یہ بات توپایۂ ثبوت کو پہنچ گئی۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم باوجود مطالبہ کفار کے آسمان پر نہ گئے اور نہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام یا کسی اور کے لئے جانا ممکن ہے تو پھر معراج نبوی بھی جو تمام فرقہ ہائے اسلام کا ایک مسلمہ عقیدہ ہے باطل ٹھہرے گا۔ کیونکہ وہ بھی عام طور پر اسی طور پر مانا جاتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسی جسم عنصری کے ساتھ ساتوں آسمانوں کی سیر کی۔ سو جاننا چاہیئے کہ کوئی خوش اعتقاد اس طرح کا معراج مانتے تو مانا کرے مگر قرآن کریم اور احادیث صحیحہ کے رُو سے تو ایسا ہرگز ثابت نہیں ہو سکتا۔ اور نہ ہم جسم عنصری کے ساتھ معراج کے قائل ہیں۔ کیونکہ جب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے خود بوحی الٰہی بجسدہ العنصری ترقی الی السماء کو خدا کی حکیمانہ شان اور صفت بشریت کے منافی قرار دیا۔ تو پھر کسی مسلمان کو کیونکر یہ حق پہنچ سکتا ہے کہ خدا اور اس کے رسولؐ کے منشاء کے خلاف از خود ایک ایسا عقیدہ گھڑ لے جس کے بیان کرنے میں قرآن وحدیث نہ صرف خاموش ہی ہوں۔ بلکہ اس کے خلاف صاف اور صریح شہادت دے رہے ہوں حاشا وکلا۔ معراج ایک رُوحانی نظارہ تھا جس کا ذکر مجملاً آیت ذیل میں ہے۔ وما جعلنا الرؤیا التی اریناک الا فتنۃ۔ اس آیت میں لفظ رؤیا قابل غور ہے۔ اگر کوئی شخص لفظ رؤیا سے گھبرا کر سرے سے اس بات کا ہی انکار کرے۔ کہ یہ آیت معراج کے علاوہ کسی اور واقعہ کے متعلق ہے تو اسے شاہ رفیع الدین کے ترجمہ شدہ قرآن میں اول اس کے معنی پھر اس آیت کے متعلق حاشیہ موضح القرآن دیکھنا چاہیئے۔ اگر نرا ضدی اور متعصب نہیں۔ تو امید ہے کہ اسکی تسلی ہو جاویگی۔ سورۃ بنی اسرائیل کے شروع کی آیت سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصےٰ الخ سے بھی بعض لوگ کھینچ تان کر معراج جسمانی کا استدلال کرتے ہیں گو دراصل آیت ہذا کا واقعہ معراج سے کوئی تعلق نہیں رکھتا لیکن بالفرض اسے واقعہ معراج کے متعلق مانا بھی جاوے۔ تو بھی اس سے آسمان پر جانا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ثابت نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جس سیر کا اس آیت میں ذکر ہے وہ مسجد حرام (مکہ) سے مسجد اقصےٰ (بیت المقدس) تک ہے اور یہ دونو مقام سب جانتے ہیں سطح زمین پر واقع ہیں۔ نہ آسمان پر۔ پس آسمان پہ جسم خاکی کا جانا قرآن مجید سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا۔

فقط سلطان عالم احمدی
مدرس مدرسہ گوٹریالہ۔ ضلع گجرات

مراسلہ پشاور

غیر احمدیوں کے فساد کی مفصل کیفیت

مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ آپ کا خط ملا۔ جواباً عرض ہے کہ:۔ شہر پشاور۔ محلہ گل بادشاہ میں جہاں مولانا مولوی غلام حسن خان صاحب احمدی سب رجسٹرار وآنریری مجسٹریٹ پشاور رہتے ہیں۔ اور خاکسار بھی اس کے قریب اپنے زرخرید مکان میں قیام رکھتا ہے۔ وہاں ایک مسجد ہے جو ہمارے اور مولانا موصوف کے مکان کے درمیان بالمقابل واقع ہے۔ اس مسجد کو مسجد گل بادشاہ کہتے ہیں۔ بار دیگر جب اسکی مرمت وتعمیر ہوئی تو مولانا موصوف نے بھی اسکی حالت درست کرنے میں کافی مدد دی اور تالاب (حوض) بھی کسی دوست نے بنوا دیا۔ جب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے غیر احمدیوں کے خلف من فتوٰی ترک نماز دیدیا۔ تو وہاں احمدی نماز پڑھنے کم جاتے۔ اور قبل ازیں ہمیشہ وہاں نماز مولانا صاحب اور ان کے اقارب میں سے حضرت مولوی میرزا محمد اسمٰعیل صاحب احمدی مرحوم سابق چیف محرر مدارس ضرور جایا کرتے۔ بعد از فتوے ترک نماز احمدی لوگ بھی جاتے مگر کم۔

۱۹۱۳ء و ۱۹۱۴ء کے درمیان کا عرصہ ہوگا۔ رمضان کا مہینہ تھا۔ ایک غریب الطبع مسکین مسافر احمدی شیخ فضل کریم صاحب رات کو وہاں تہجد گزارنے چلے گئے۔ وہاں کے امام مسمی فضل معبود نے اپنے چیلوں اور طلباء سے رات کے وقت اس کو پٹوایا۔ اور اس کو تالاب میں گرانا چاہا۔ مگر وہ کسی طرح رہائی حاصل کر کے نکل آیا۔ لحاف جو شیخصاحب اوڑھ کر گئے تھے اور جوتیاں غصب کر لیں مگر بعدہ واپس کر دیں۔ میں اس اثنا میں آیا۔ اور شیخصاحب سے دریافت کیا وہ بیچارہ تو اوسان باختہ تھے۔ کچھ بتا نہ سکے۔ مگر امام کے آدمی پھیل گئے یہ کہتے ہوئے چلدیئے کہ یہ شخص مسجد میں جوتے چرانے آیا تھا۔ خیر اس واقعہ کی تھانہ میں رپورٹ کر دی گئی۔ اور باہمی صلح پر فیصلہ ہؤا۔ اور امام مسجد میاں فضل معبود کو پولیس آفیسرز نے احمدیوں کو مسجد سے منع کرنے پر ردکا۔

اس کے بعد اکثر مقیم احمدی خود تو مسجد میں کم جاتے مگر وہ بھی لوکل احمدیوں کو چنداں نہ روکتے۔ مگر جب کبھی کوئی احمدی افغانستان سے یا ضلع پشاور سے یا پنجاب سے آتا۔ اور مسجد میں نماز پڑھنے یا وضو کرنے جاتا۔ تو امام مسجد میاں فضل معبود ضرور خود یا کسی چیلے کے ذریعہ سے روکتے۔ اور کہتے کہ تم لوگ کافر ہو۔ بیدین ہو۔ خارج از اسلام ہو۔ ہماری مسجد اور تالاب تمہارے آنے سے ناپاک ہوتے ہیں۔ بعض تو بیچارے چلے آتے۔ بعض نماز یا وضو کر لیتے۔ گذشتہ سال اسی طرح میاں فضل معبود امام مسجد خود تو موجود نہ تھے۔ مگر اس کے بھائی میاں عبدالحق قائم مقام امام تھے۔ انھوں نے کسی ناواقف اجنبی سے سختی کی جسپر مولانا صاحب تک نوبت پہنچی۔ آپنے مسجد میں جاکر میاں عبدالحق کو سمجھایا اور دھمکایا کہ تمہارا اس قسم کا سلوک خلاف شرع وقانون ہے۔ اور مسجد میں ہمارا بھی حق ہے۔ جب یہ اصل امام فضل معبود واپس آیا۔ اور اس کو واقعہ معلوم ہؤا۔ تو اس کو سخت ناگوار گذرا۔ اور کسی سخت فساد کا خواہاں رہا۔ مگر اس کو ماہ رمضان اور شوال میں وطن موضع سوت مارہ کسی سبب سے جانا پڑا۔ اور پھر اسکی جگہ اس کا بڑا بھائی میاں عبدالحق امام مسجد قائم مقام رہا۔ احمدی وقتاً فوقتاً پانی لانے یا وضو کرنے جاتے۔

۱۰ اکتوبر سنہ ۱۹۱۵ء میں دسہرہ کی تعطیلات میں جناب مولوی محمد علی صاحب وارد پشاور ہو گئے تھے۔ اور ان کے خسر جناب ڈاکٹر بشارت احمد صاحب بھی تشریف لائے تھے۔ اتوار کے دن عصر کے وقت انکو سرد پانی پینے کی خواہش ہوئی اور جب مولانا صاحب کا ایک ملازم مسجد میں پانی لینے گیا۔ وہاں اتفاقاً اسی دن مسجد کی امامت کا چارج بدل چکا تھا۔ اور اصل امام مسجد میاں فضل معبود تشریف لا چکے تھے۔ اور اس وقت سادات محلہ میں سے سید حسین جان جو احمدیوں کے ساتھ بغض بلٰی رکھنے میں اول نمبر ہے۔ اور اس کا بھائی سید جعفر جان بھی موجود تھا۔ امام صاحب نے ان کی دلیری اور شہ پر اپنا سابقہ کینہ نکالنے کا یہ ذریعہ نکالا کہ مولانا صاحب کے ملازم کو سرد پانی لیجانے میں روکا۔ اور فتوی کفر و ضلالت لگنے لگے۔ اور ملازم مذکور کو جو اجنبی تھا بےعزت کر کے مسجد سے نکالدیا۔ اس نے جا کر مولانا صاحب کے فرزند اکبر مولوی عبید اللہ جان صاحب سے شکایت کی اس نے مسجد میں آکر میاں فضل معبود کو شکایت کی۔ کہ یہ تمہارے سلوک کسی طرح مناسب نہیں۔ تو میاں فضل معبود بھی کس کی سنتے تھے۔ اس نے مولانا صاحب کے فرزند کو بھی اسی طرح صلوٰتین سنائیں۔ اور ہاتھا پائی تک نوبت پہنچائی۔ مولوی عبید اللہ جان صاحب تو واپس تشریف لائے اور میاں فضل معبود اور سادات کرام صاحبان اپنے مریدوں کو جمع کر کے اور فساد کے درپے ہو کر لوگوں کی گرد آوری میں مشغول ہوئے اور کہتے پھرتے کہ چلو غزا اور جہاد ہے۔ کفار سے مقابلہ ہے۔ چنانچہ ساٹھ ستر غیر احمدی بازار سے اور حجرہ سے جمع کر کے لائے۔ اور امام صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود اور مولانا صاحب کو مغلظات سنانا شروع کر دیں۔ جناب مولانا صاحب اس وقت گھر میں تھے۔ شور و شر سنکر جب باہر تشریف لائے تو مسجد کے امام صاحب ان کی طرف جھپٹے اور حملہ کرنا چاہا۔ اور احمدیوں نے تو درمیان میں پڑ کر مولانا صاحب کو بچا لیا۔ اور مولینا صاحب نے فرمایا کہ اس امام کو پکڑو یعنی روکو تاکہ فساد نہو نے پائے۔ مگر بھلا امام صاحب اس قدر تاب کہاں سے لاتے کہ اتنے مرید اور چیلے جمع دیکھتے اور ان کی غیرت بھائی انکو آرام میں رہنے دیتی۔ آپ ایک احمدی پہ لپکے پھر دوسرے پہ اور مریدوں نے بھی احمدیوں پہ ہاتھ صاف کرنا شروع کر دیا۔ احمدیوں نے بھی اپنے بچاؤ کے لئے جو کیا ضرور کیا۔ ہر فرد بشر فطرتاً خود حفاظتی ضرور کرتا ہے۔ احمدی قریباً دس کے قریب یا اس سے کم تھے۔ ان میں بھی بعض پنجاب کے گوسفند طبع مسکین اشخاص تھے۔ اور بعض افغان یا پشاور کے سنتے خور تھے۔ پس مقابلہ میں صرف چار یا پانچ احمدی رہ گئے۔ غیر احمدیوں نے سوٹوں اور چھریوں۔ مکوں اور گھوسوں سے اپنے قریب آمدہ احمدی احباب کا مقابلہ کیا۔

کئی احمدی مضروب و مجروح ہوئے اور ایک تو سر پہ پانچ زخم گہرے کھا کر گر گیا۔ اور اس طرف سے امام مسجد زیادہ تر چیلوں کے ڈنڈوں سے زخمی ہو کر گر گئے کہتے ہیں کہ ایک احمدی جو کسی قدر لنگڑا جاتا تھا۔ جس پر امام صاحب کے ساتھ مشت و گریبان تھی جب کوئی شخص اس پر ڈنڈا چلاتا تو وہ سر نیچے کر دیتا تو سیدھا امام صاحب کے سر پر پڑتا۔ اس طرح امام صاحب انہی کے ہاتھوں پٹے۔ پھر اس ہجوم نے چند احمدیوں کو مسجد میں داخل کر کے گھیر لیا۔ اور پولیس میں جا کر رپوٹ کر دی کہ یہ لوگ احمدی مسجد پر حملہ آور ہوئے۔ پولیس نے آکر احمدیوں کو گرفتار کر لیا اور ضمانت پر رہا کر دیئے۔ مقدمہ قابل دست اندازی پولیس نہ نکلا۔ میاں فضل معبود صاحب اور ایک مسافر احمدی سیف الرحیم عرف شال خان افغان مہاجر ہسپتال میں داخل ہوئے اور دونوں بعد از معالجہ رخصت کر دیئے گئے ہیں۔

اب سنا جاتا ہے کہ امام مسجد اور اس کے حامی سادات صاحبان ایک ہزار روپیہ تاوان طلب کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ سب احمدی اس محلہ کو ترک کر دیں۔ ورنہ عدم تعمیل میں مزید درست کرینگے۔ اور عدالت میں مقدمات کرینگے۔ اور سنا جاتا ہے کہ چاروں طرف سادات صاحبان چندے جمع کر رہے ہیں اور لوگوں کو سخت مشتعل کر رہے ہیں۔

غیر احمدیوں سے وجہ فساد معلوم کی۔ ذیل کے امور ہیں یا ایک امر چاروں طرف عوام میں مشہور ہے۔ ایک صاحب نے بیان کیا کہ افسوس ہے تمہارے غیر مبایعین احباب کے امیر قوم سے ہمارے امام مباحثہ کرنے لگے تو جب امیر قوم لاجواب ہوئے تو احمدیوں نے فساد کر دیا اور ملا صاحب کو مارا۔ دوسرے صاحب نے فرمایا کہ سنا ہے ہمارے امام صاحب سے آپکے امیر قوم ترجمۃ القرآن صحیح کرانا چاہتے تھے اور چندہ کی تحریک کروانا چاہتے تھے ہمارے امام نے کہا کہ یہ ترجمۃ القرآن قادیانیوں کا ہے غلط ہے اور لائق امداد نہیں تو اسکو احمدیوں نے مارا۔ ایک تیسرے شخص نے بیان کیا ایک احمدی ہماری مسجد میں لوٹا لایا تاکہ تالاب سے پانی بھرے مگر چونکہ اسکے نیچے کا حصہ ناپاک تہا ہمارے امام نے منع کیا آپکے احمدیوں نے اسکو مارا۔ چوتھے صاحب نے بیان کیا کہ ہماری مسجد میں احمدیوں نے گندگی پھینکدی تہی اسپر ہمارے امام نے گندگی پھینکنے والے کو منع کیا تو اس نے اور باقی احمدیوں نے مارا۔ خود امام صاحب کا بیان میں نے مجسٹریٹ صاحب کے روبرو سنا اس نے بیان کیا کہ قادیانی غیر مذہب کے پیرو ہیں اور ہم مسلمان انکو کافر جانتے ہیں اسواسطے میں نے انکو پانی لیجانے سے روکا اسپر فساد ہوا یہ تمام فرضی واقعات صرف سیدوں نے لوٹنے اور لوگوں کی ہمدردی جذب کرنے اور اپنے آپ کو باوجود ظالم ہونے کے مظلوم ثابت کرنے کے لئے مشہور کئے ہیں +

وہ بیچارے تو مسجد خدا سے روک کر اور ڈنڈوں سے خبر لیکر بتاتے ہیں زبان بھی اور ہاتھ سے بھی کہ ہم تمکو کافر جانتے ہیں اور خارج از اسلام کہتے ہیں مگر جناب خواجہ صاحب اور مولوی محمد علی صاحب ہیں کہ زور دیئے جاتے ہیں نہیں تم مسلمان ہو۔ قابل اقتدار فی الصلوٰۃ ہو رشتہ داری کے قابل ہو۔ تمہارے جنازے پڑھنے کا حکم ہمارے مرشد نے دیا ہے حالانکہ خدا تعالی فرماتا ہے ومن اظلم ممن منع مساجد اللہ ان یذکروا فیہا اسمہ وسعی فی خرابہا (سورہ بقرہ)

مینے جو وقت یہ واقعہ سنا فوراً مولانا صاحب کے مکان پر حاضر ہوا اور ہمدردی اسی کی مقتضی تہی اور بھی جسقدر مبایع احباب کو خبر ہوتی گئی وہاں پہنچے اور بعض نے تو بڑی ہمدردی اور عید کے دن کل مبایع احباب بعد از نماز عید مولانا صاحب کے مکان پر گئے انکو ملے اور اظہار ہمدردی کیا اور پھر جماعت مردان کیطرف سے بیان محمد یوسف صاحب احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ مردان اور میرزا ..

الفضل بُک اَیجنسی

کی معرفت حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تمام تصانیف موجودہ اور نیز مندرجہ ذیل رسالے اور کتابیں بذریعہ وی پی منیجر الفضل قادیان سے مل سکتی ہیں ؛

ظہور المہدی احمدیت کی تمام منقولی و معقولی بحثوں کا لب لباب سلیس عام فہم زبان میں حجم ضخیم قیمت ...... ۱۲؍
خطبات نور ہر دو حصہ ۱۲؍
رفیق روحین ...... ۳؍
خیالات دربارہ مستورات ۲؍
نشان رحمت ...... ۱؍
اسلام تبلیغ سے پھیلا یا شمشیر سے ...... ۲؍
ضرورت نبی ...... ۱؍
معین المبلغین کثیر الحاجت آیات قرآنی مع حوالجات و معانی و استدلال ۱؍
وید انجیل اور قرآن کا خدا دلچسپ موازنہ ...... ۱۲؍
کتب بینی مفید ہدایات متعلقہ مطالعہ ...... ۱؍
ردّی کی فلاسفی اور پیٹ پالٹکس وغیرہ پر نہایت ضروری نتیجہ خیز خیالات ...... ۱؍
مسہل روحانی ...... ۱؍
ترکیب بندق صادق تذکرہ الاسلاف بتصرۃ الاخلاق ۲؍
تسہیل التعلیم بچوں کو عربی اور اردو پڑھانے ہیں مفید ۱؍
رفیق نوجوان ...... ۴؍
مکالمہ مسلمان آریہ ...... ۳؍

احمدی زرگر مہاجر نام احمد دین ہے کام خالص کر کے دینا فرض حقیقی ہے

مجھے چاندی سونے کے زیور بہت عمدہ اور نفیس بنانے آتے ہیں نیز ڈائمنڈکٹ کے زیورات بنانے میں بھی خدا کے فضل سے مجھ کو کمال حاصل ہے ہندوستانی زیور بھی عمدہ بنا سکتا ہوں چاندی سونے کا اچھی طرح خالص کرنا بھی جانتا ہوں چاندی پر سونے کا ملمع کر کے بھی بنا سکتا ہوں اور بغیر تیزاب کے ہاتھ سے ملمع کرتا ہوں اس کے علاوہ ہر قسم کا زیور نمونہ دیکھکر تیار کر سکتا ہوں پرانے زیور خواہ سونے کے ہوں یا چاندی کے خرید لیتا ہوں یہ اعلان میں ہمدردی کے لئے کرتا ہوں جن بھائیوں کو مندرجہ بالا باتوں میں سے کسی کی ضرورت ہو وہ مجھسے خط و کتابت کریں انشاء اللہ اور جگہ کی نسبت فائدہ میں رہینگے۔

احمد دین احمدی زرگر مہاجر قادیان (گورداسپور)

تریاق ثلاثہ

یعنی

کھانسی۔ نزلہ۔ زکام کا تریاق ان بیماریوں کے بڑھنے سے دق سل ذات الریہ وغیرہ امراض شدید ہوتے ہیں زکام یا نزلہ یا کھانسی والے ہوشیار ہو جائیں۔ ورنہ سل ہو جائیگی دق کا شکار ہونگے۔ ذات الریہ کا نشانہ بنینگے ان تینوں امراض شدیدہ کے لئے تریاق ثلاثہ کا استعمال اکسیر کا حکم رکھتا ہے اس کے استعمال سے لوگ امن میں رہینگے جنکو زکام کھانسی سینے کی خرخراہٹ دامن گیر رہتا ہو خدا کے فضل سے ہر سہ امراض تھوڑے وقت میں جاتے رہینگے قیمت فی ڈبیہ ۸؍

ملنے کا پتہ

نظام جان عبد الرحمٰن کاغانی قادیان ضلع گورداسپور

نادر تحفہ

حضرت خلیفۃ المسیح حکیم نور الدین صاحب رحمۃ اللہ کی بیاض سے یہ بحضرت مغفور کی مجرب گولیاں ہیں انکے فوائد ہدیہ ناظرین ہیں۔ (۱) جن اصحاب کو دماغی محنت کرنے سے تکان ہو اور ضعف دماغی کو قت تکان کیسی ہی ہو انکے استعمال سے طبیعت بشاش ہو کر تمام تکان رفع ہو جاتی ہے (۲) اعضائے رئیسہ کی کمزوری کے لئے اکسیر ہیں۔ (۳) تمام بدن کی کمزوری کے لئے تریاق ہیں (۴) پٹھوں کی تمام کمزوری کے لئے اپنے اندر برقی طاقت رکھتی ہیں بلکہ یوں کہنا خلاف نہ ہوگا انسان کے لئے اکسیر البدن ہیں۔ قیمت ۲۴ گولیاں عہ؍ کو ملتی ہیں ؛

ملنے کا پتہ

دوائی خانہ ہمدرد بیماران قادیان ضلع گورداسپور

چمکار حق و کامن راج بی بی ہر دو حصہ

یہ تینوں رسالے منظومہ بزبان پنجابی دوبارہ چھپکر شائع ہو گئی ہیں فی رسالہ ۱؍ سینکڑہ ۔

محمد یمین احمدی تاجر کتب قادیان ضلع گورداسپور

چار نسخہ مجرب کا طبیب ؛

روغن مسیحائی یہ مقوی اعضا رئیسہ ہے قیمت پانچ روپیہ تولہ۔
گولیاں مسیحائی قیمت تین روپے درجن ؛
سرمہ مسیحائی آنکھوں کے ہر قسم کے امراض کے لئے قیمت روپے فی تولہ ہے ؛
منجن مسیحائی دانتوں کو پختہ اور مسوڑوں کو مضبوط کرنے کے لئے قیمت آٹھ آنہ فی تولہ ؛
خاکسار عزیز الرحمٰن احمدی قادیان دارالامان (گورداسپور)

ضرورت

(۱) ایک ماہر پور بیہ و صوبی کی جو انگریزی زنانہ اور مردانہ کام سے خوب واقف ہو تنخواہ ۲۰ روپے سے ایک روپیہ سالانہ ترقی دیکر ۲۵ روپے تک ماہوار ہوگی ؛

(۲) دو ہوشیار خوشقلم مال کے کام سے خوب واقف احمدی پٹواریوں کی تنخواہ عہ سے عہ تک۔ مندرجہ بالا امیدواران کو مالیر کوٹلہ پہنچنے پر تیسرے درجہ کا سفرخرچ ملیگا پتہ خان صاحب محمد علیخان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ

میدہ کی سیویاں بنانیکی مشین

یہ عجیب و غریب مشین ہم نے خاص عام کی سہولیت کے لئے انگریزی کارخانہ میں تیار کی ہے اس میں میدہ باہر سے ڈالا جاتا ہے بچہ سے لیکر جوان تک اس کا استعمال کر سکتا ہے اس میں سیویاں ایک گھنٹہ کے اندر اندر ۲ سیر تک بن سکتی ہیں قیمت ارزان اور وزن میں بھی صرف ایک سیر تاجروں کے واسطے خاص رعایت ہوگی قیمت فی مشین معہ دو عدد چھلنیاں موٹی اور باریک عہ؍ مستری فضل کریم نزد مہمان خانہ مسیح موعود قادیان

خریداران الفضل

اپنا اپنا ذمگی چندہ بھیجنے کی طرف خاص توجہ فرمائیں جو احباب بذریعہ منی آرڈر روپے نہ بھیجیں وہ روانگی وی پی کی اجازت دیں دفتر کو اس وقت روپے کی بہت ضرورت ہے ؛